Shamsul Arfin
Asst prof (Guest faculty)
Dept.of Urdu
Study material for
B.A Part 1
Lecture 1

پریم چند کے افسانہ "بدنصیب ماں" کا تنقیدی جائزہ

پریم چند سے قبل اردو افسانہ نگاری شہری زندگی اور اس کے مسائل کے بیان تک محدود تھی لیکن پریم چند نے پہلی مرتبہ اس میں دیہات کی کھلی ہوئی زندگی، میلے ٹھیلے، کھیت کھلیان اور گاؤں کے رشتے پیش کیے۔ حالی کی ادبی تحریک نے پریم چند کو سادگی اور اخلاقی اقدار سے روشناس کرایا۔ پھر پریم چند خود حساس فطرت، دردمند دل اور بیدار شعورو احساس کے مالک تھے۔ زندگی کے سنگین و تلخ حقائق مزدوروں، غریبوں اور عورتوں پر ہونے والے ظلم و ستم اور سرمایہ داروں اور زمینداروں کے جابرانہ رویہ نے ان کی کھلی آنکھوں اور زندہ شعور کو بہت دور تک دیکھنے اور بہت کچھ سوچنے پر مجبور کیا۔

پریم چند چندر کے فن کی ایک نمایاں خصوصیت ایک دیہاتی زندگی کی سچی اور صحیح تصویر کشی ہے۔اس تصویر کشی میں لطف و کیف کے ساتھ غم انگیز پہلو بھی شامل ہیں۔یہ ان لوگوں کی تصویریں ہیں جنہیں ہم چلتے پھرتے دیکھتے ہیں۔ ان کے افسانہ کا موضوع عورت اور اس کی زندگی سے بھی ہے ۔ عورت کو ہمارے سماج کاپست طبقہ مانا جاتا ہے۔یہ وہی عورتیں ہیں جو ہر ظلم کو مسکراتے ہوئے جھیلتی ہیں مگر اف تک نہیں کرتی اور ایک ما ں کی صورت میں بچوں کی پرورش کرتی ہے ۔ایک ماں اپنے بچوں کے لئے ہر دکھ سہتی ہے،ہر مصیبت کو برداشت کرتی ہے ۔ وہی بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو اسے ہر طرح سے ستاتا

ہے۔ عورت بیوی کی صورت میں اپنے شوہر کا ہر طرح سے خیال رکھتی ہے اور بہو کی صورت میں اپنے سسرال میں ساس سسر دیور کی ہر طرح دیکھ بھال کرتی ہے لیکن وہی افراد اس پر طرح طرح کے مظالم ڈھانے میں دریغ نہیں کرتے ۔

افسانہ" **بد نصیب ماں**" ایک ایسی ہی بدنصیب عورت کی کہانی ہے جو پنڈت اجودھیا ناتھ کی بیوہ ہے ۔جسکا نام پھول متی ہے۔ اجودھیا ناتھ کی موت اس وقت ہوئی جب ان کے چاروں بیٹے جوان ہو گئے تھے۔ ان کی ایک بیٹی بھی تھی جس کی شادی نہیں ہوئی تھی ۔ پھول متی کے چاروں لڑکے بہت سعادت مند اور فرماں بردار تھے۔ بڑا لڑکا کامتا ناتھ پچاس روپے کا نوکر تھا، دوسرا اماناتھ داکٹری پاس کر چکا تھا۔ تیسرا لڑکا دیا ناتھ اخباروں میں مضامین لکھ کر جیب خرچ نکالتا تھا۔ سب سے چھوٹا لڑکا سیتا ناتھ ایم.اے کی تیاری میں مصروف تھا ۔کسی کو فضول خرچی عادت نہیں تھی۔ پھول متی گھر کی مالکن تھی ۔ ان کی اجازت کے بغیر گھر میں کوئی کام نہیں ہوتا تھا ۔ پنڈت اجودھیا ناتھ کے گزرنے کے بعد تیرہویں کرنے کے لئے برادری میں دعوت دی جا تی ہے۔پھول متی جو سامان منگواتی ہے اسکے لڑکے اسے رد کرکے اپنے حساب سے سامان منگوا لیتے ہیں۔ اس پر پھول متی بہت بگڑتی ہے کیوں کہ آج تک ان کی کوئی بات کاٹی نہیں گئ تھی ۔ان کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا تھا۔ پھول متی سمجھ گئ تھی کہ اب میری وہ حیثیت نہیں رہے گی جو پہلے ہوا کرتی تھی ۔لڑکے اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے لگتے ہیں۔
اجودھیا ناتھ کی بیوہ نے اپنے شوہر کی زندگی میں عیش و عشرت کو ترک کرکے اور روپے جمع کر کے مکان ،باغ اور زیور وغیرہ خریدے تھے تا کہ بڑھاپے میں آرام ہو۔ یہ بات بھی صحیح ہے کہ جب تک اس کا شوہر زندہ رہتا ہے اس وقت تک اس کے حکم کو حرف آخر مانا جاتا ہے لیکن مرنے کے بعد اس کے حکم کے مطابق کچھ نہیں ہوتا۔